سپاس بی‌حد [illegible] افزون از قیاس خالق جن و انس را

[illegible] المحبوب

[illegible] از تصانیف فاضل [illegible]

در مطبع منشی نولکشور [illegible] طبع [illegible] گردید

ENTERED

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ رعایت گلزار

از نتائج افکار ناثر و ناظم بے نظیر رشک افزائے سرور و زیر حاوی فروع و اصول
جامع معقول و منقول شاعر با جوش و خروش مولوی نواب نیاز احمد خانصاحب متخلص بہ ہوش
بریلوی ابن نواب نیاز محمد خانصاحب مغفور نبیرۂ حافظ الملک حافظ رحمت خان بہادر
نصیر جنگ شہید سعید نور اللہ مرقدہ شاگرد شاعر ذی ہوش حکیم محمد محسن علی خان
جوش بریلوی مرحوم و نیز از زمرۂ اعلی تلامذۂ فخر انوری و خاقانی شاعر لاثانی افصح الفصحا
ابلغ البلغا مقبول ہر صغیر و کبیر جناب میر مظفر علی صاحب اسیر لکھنوی لازالت شموس علومہ مشرقۃ

حامداً و مصلیاً و مسلماً

ترانہ سنج بلبل خامہ گلزار حمد میں بیکار ہے یہ وہ مقام ہے کہ طوطی ہزار داستان کو بھی بیان عجز درکار ہے جب نخلبند باغ رسالت ما عرفناک حق معرفتک فرمائے توصیف و ثنا ہم دامن دریدگان خار عصیاں کی کب پایہ قبول پائے تسنیم اور اک کو غنچہ حمد خالق شگفتہ کرنا کیونکر محال ہو جب گلشن مخلوقات سے بعض بعض گل کمال کی خوشبوئی وصف سے مشام جان معطر کرنا اشکال ہو فی الحقیقت عین عنایت باغبان قضا و قدر ہے گلشن ایجاد میں کیسے ایسے درخت کمال نے نشو و نما پایا جنکے دیکھنے سے عقل کل کا بھی چراغ عقل گل نظر آ کسی میں سر سبزی معرفت نظر آئی کسی نے شریعت کی بہار دکھائی کسی میں گلہائے علوم کھلے کسی میں خار

جہالت و ضلالت نظر پڑے کیسے منبری کا ثمرہ پایا کسی مین حیل بدی کا آیا غرضکہ گلستان
عالم مین طرفہ بہار ہے کہین گل ہے کہین خار ہے اگرچہ اس زمانے مین بوستان کمال خزان
رسیدہ ہے اہل کمال کا گل رخسار بسبب چلنے باد سموم بیقدری کے برنگ زعفران زرد
ہوکر پژمردگی دیدہ ہے لیکن سحاب رحمت الٰہی کی ترشح سے اب بہی نخل کمال کچھ کچھ شاداب
نظر آتا ہے کسی مقام پر کبہی کوئی باکمال گل اپنے کمال کی تازگی دکہلاتا ہے اس دعوے پر حجت ساطع
اور برہان قاطع سمجہکر ایک شمشاد حدیقۂ علم و فضل کا ذکر کیا جاتا ہے حاسدون کے دل پر لالہ روش
داغ الم دیا جاتا ہے کہ گلدستۂ اوصاف فراوان مولوی محمد نقی علیخان خلف الصدق
مولوی محمد رضا علیخان مرحوم مغفور نور اللہ مرقدہ شہر بانس بریلی مین سکونت پذیر
ہین حسن ظاہری و باطنی مین بے نظیر ہین آپ دادا اونکے عرصۂ دراز سے چمن پیرائے علم و دولت
رہے خود مولویصاحب بہی ایام طفولیت سے الی الآن لقب فضل یزدی نشان مرصر حوادث سے بچ کر
گلچین خیابان فضل و عزت رہے آونکے والد ماجد نے کمال دانائی سے دنیا کو مزرع آخرت
جان کر تخم عمل بوکر ثمرۂ معرفت پایا ریاض کرامت بہی شگفتگی پر آیا بصفت شبنم رات رات بہر انکو
اکثر لوگون نے ذکر خدا سے تر زبان دیکہا دن دن بہر برنگ شمیم غنچہ گوشۂ تنگ تنہائی مین نہان
دیکہا عالم باعمل تہے کامل بے بدل تہے ایک ادنی شعبہ اونکے درخت کرامت کا یہ ہے کہ جب بعد
رفع غدر فوج انگریزی بریلی مین آئی رعایاے شہر بخوف جرنیلی نہایت گہبرائی
ہر شخص برگ خزان دیدہ کی روش بے برگ و بے نوا بسبب چلنے باد تند خوف کے جانب صحرا گریزان
ہوا ہر فرد بشر کا حال سنبل کیطرح یکسر پریشان ہوا لیکن اوس سرو گلستان کرامت نے
خانہ خدا مین طرح اقامت ڈالی پختہ مزاجی اسکے بہی معنے ہین کہ ایسے محل خوفناک مین بہی حسب معمول
عبادت شبانہ روز مین سر مو فرق نہ لائے کوئی بات ہراس کی منہ سے نہ نکالی باوجودیکہ روز
تک قتل عام اور لوٹ ہونے کے اونہون نے مطلق صدمہ نہ پایا جو کوئی سپاہی فوج کا آیا
عنایت ایزدی سے اوسنے سر تسلیم جہکایا الحق ہوش سے پختہ مغزون کو ہیبت باد
حوادث سے ہرزہ صدمۂ صرصر سے ہوجاتی ہے شاخ خام خم ہے سبحان اللہ جو یہ مرتبہ پائے
اونکے صاحبزادے کو سلسلۂ رہنمائے شریعت کیون نہ ہاتھ آئے الولد سر لابیہ کا مضمون شگفتہ

نظر آیا مولوی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے کا گل اسلام تازہ رنگ لایا جب اکثر اشخاص کو تعلیم
علم کا شوق دلاتے ہین اپنا وقت دینیات کے پڑہانے مین بہت صرف فرماتے ہین تو دم کلام
علوم کا دریا بہہ جاتا ہے العالم اذا تکلم فہو بحر متموج کا مضمون اونہین کی ذات مجمع حسنات
پر صادق آتا ہے کسی نحو کسی علم مین عاری نہین ہر علم مین دخل معقول ہوتا بجز عنایت باری
نہین مسائل مشکلہ معقول نے اونکے سامنے مرتبہ حضوری پایا منقول مین بدون حوالہ آیت
وحدیث کے کلام کرنا اونکا ایک قاعدہ کلی نظر آیا اونکے حضور اکثر منطقی اپنے اپنے خیال
وشعور کے موافق صغرائی ثنا اور کبرائے مدح شکل بدیہی الانتاج بناکر دعوے توصیف کو
ثابت کر دکہاتے ہین آخر الامر نتیجہ نکالتے وقت یہ شعر زبان پر لاتے ہین موعش سے کیا عجب
مدرسہ علم مین اوس عالم کے پہنچ شمس کر سبق شمسیہ پڑہتا ہو اگر فی الحال مدتکے نخل کمال سے
ایک گل تازہ کہلا چمن علم فصاحت وبلاغت بہی ہو لا پہلا یعنے اونہون نے نسخہ بآب وتاب
موسوم بہ **لب لباب** معروف بہ **سرور القلوب فی ذکر المحبوب** تالیف کیا ہے
رنگ برنگ کے مضامین رنگین سے میدان بیان کو خجلت دہ باغ رضوان بنا دیا ہے
گلہائے وعظ وپند کی شگفتگی سے عین الیقین ہوتا ہے کہ یہ کتاب جواب گلستان بلکہ رنگینی
عبارت کی روش سے کہلتا ہے کہ واقعی عین گلستان ہے لفظون مین ہزار ہا معنے مناسب
رنگ برنگ کے پوشیدہ نظر آتے ہین مردم دیدہ بہی جنکے دیکہنے سے ہر دم تر وتازگی تازہ
پاتے ہین ہزار ہا دقائق ونکات علمیہ سے یہ کتاب بہری ہے گویا شجرہ علم کی کلی ہے اہل سلام
کی نظرون مین ہر باب اسکا غیرت افزائے باغ جنان ہے اسکی ہر فصل پر بلا مبالغہ فصل بہاری
کا گمان ہے تو اسے مطالعہ اسکی بد اعتقادون کے چمن طبع کے لیے سر بسر صرصر ہے خوش اعتقادون
کو اسکی سیر گلگشت فردوس کے برابر ہے حاسدون کا غنچہ عیب بینی اسے دیکہکر مرجہا جاتا ہے
گل طبع مین سموم غم کا رنگ نظر آتا ہے کیون نہ پژمردہ ہون گلہائے مضامین مدح وہ باغ
حاسد کے لیے باد خزانی ہے یہ ہر کسی مقام پر ایک قرینے سے بیان تفاخری ہے کسی جا سے طریقے
سے ذکر تبارک ہے کہین زمزم کہین بزم کہین سراپا تحریر ہے ذکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
اس علو شان اور طرز بیان کے ساتہ ادا کیا ہے کہ ہر شخص کو منشا تفسیر سے خوشنکہ ہزار ہا

رنگ کے مطالب سے یہ گلدستہ بنا ہے اگر اسکے کل مضمون کو گل ہزارہ کہون تو بجا ہے ہر ایک
حرف مفرد بیضا کیا سیاہی سے لکہا ہوا گل شبو کا ہمسر ہے پیچیدگی سلسلۂ تحریر سے کہلتا ہے
کہ یہ نسخہ رشک سنبلستان سراسر ہے خوش وضعی سطور رشک ہو رہی ہے کہ ہر سطر لکہی ہوئی بخط
گلزار ہے بین السطور کی آبداری بہی آبروریز انہار ہے اول سے آخر تک یہ کتاب اوسکے
ذکر سے مالامال ہے درخت کائنات جسکے قدم کی بدولت نہال ہے یعنے شاخ طوبائے
توحید اور میوہ شجر تمجید محبوب خدا اشرف انبیا احمد مجتبی محمد مصطفی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کا کل حال بطور اختصار مصنف سلمہ اللہ تعالی نے اوسمین لکہا ہے نہایت کمال اسی کو کہتے ہین
کہ دریا کو زے مین بہرا ہے سبحان اللہ فسبحان اللہ ثم سبحان اللہ ہر فقرے بر در ودیوار بنا
سزاوار ہے عندلیب خامہ ہوش از خود فراموش کو اب اس آیہ کریمہ کے تکرار
بار بار جو یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما +

تقریظ دوم

طبعزاد عالی طبیعت سید ہدایت علی ہدایت بریلوی بعد حمد وصلوۃ کے سید ہدایت علی
خدمت اہل دانش وبینش مین ملتمس ہے کہ یہ کتاب لاجواب موسوم بہ لب لباب معروف
بہ سرور القلوب فی ذکر المحبوب اس زمانے کی سب کتابون سے بہتر ہے کہ اسمین
ذکر خیر البشر بروایات معتبرہ تحریر سراسر ہے مؤلف اسکے مجمع مکارم واخلاق منبع جود واشفاق
مقبول بارگاہ رب العالمین مداح جناب سید المرسلین ہدایت سے ہادی امت ہیں نجد
بحر موّاج علم صدق وصفا ہذا افضل علماے زمان مولوی محمد نقی علیخان ابن مولوی
محمد رضا علیخان مرحوم بریلوی ہین اونکی تعریف مین زبان قلم لال ہے الشان سے
اونکی خوبیون کا بیان ہونا محال ہے **غزل** وہ عطا کی خدا نے یکتائی
کسکی طاقت کرے جو ہمتائی × فاضل بے بدل کریم وخلیق × ذکر محبوب حق کا شیدائی ×
عالم باعمل فصیح وبلیغ × واہ رے علم فضل ودانائی × شان اللہ کی نظر آجائے ×
گرین غور ال بنا ئے × وقت تقریر پہول جھڑتے ہین × بلبلین کہتی ہین بہار آئے ×
اے ہدایت بیان فیض ہو کیا × گم ہوا نام حاتم طائی

قطعات تاریخ طبع طبعزاد مولوی نوازش احمد خانصاحب ہوش بریلوی

جو ہند میں ایک چھاپہ خانہ ہے مطبوع نفیر و بادشاہ و ہے اور خاص و عام طبع اسی ہوش لاریب کہ کشتہ ہوا ہے
بہتر ہیں اس سے چھپ کر اوس کی اس چھاپی کو جو کہیں بر آہ ہے مطبوعہ ہی سیا نکا جو کہ نسخہ وہ نسخہ کیمیا مناسب ہے
اس مطبع جانفزا میں ہاتف یہ ذکر رسول کیا چھاپا ہے

قطعہ تاریخ طبعزاد اہل طبع و ذکا مولوی احمد رضا خانصاحب خلف جناب مصنف سلمہ اللہ تعالی

شد چو مطبوع این کتاب عجیب بود در فکر سال طبع رضا ناگہان داد ہاتف آواز کہ چاودیں بہ مرہم جانہا

قطعہ تاریخ طبع از شاعر خوش بیان سید قاسم علی خواہان بریلوی

مولوی نقی علیخان کو دے خدا اوسکا اجر [illegible] حسنہ جان فشانی کمال زباں کی [illegible] کو خون جگر رسالہ لکھا
کیا فصاحت ہی کیا بلاغت ہے ہے مرصع کلام سر تا پا ، شہرہ آفاق میں ہوا ایسا ہر طرف ہے صدائے صل علی
ہے تاریخ طبع خواہان نے کہدیا ذکر مرسل والا

ولہ

چو مطبوع گردید لب لباب ، شدہ شہرتش از زمین تا فلک ، رقم کرد تاریخ خواہان بخوبی ثنای حبیب خدای ملک

قطعہ تاریخ تالیف سرور القلوب فی ذکر المحبوب تصنیف مولوی نوازش احمد خانصاحب ہوش موصوف

ہے بے مثل ایسی سرور القلوب کہ ممکن نہیں اوسکا ہونا جواب ، مضامین رنگین کی ایسی بہار ہے ، ہوا اس رنگ جسکا نہیں کچھ حساب
ار سو دیکھ ہاتف نے آواز دی گل گلشن دین ہی گویا کتاب

قطعہ تاریخ تالیف نسخہ ہذا از نتیجہ کلک گوہر سلک مولوی احمد رضا خانصاحب خلف جناب مصنف سلمہ اللہ تعالی

میرے والد نے جب کی تصنیف یہ رسالہ بوصف شاہ ہدا ، ہے جسکا ہر صفحہ تختہ فردوس ، ہر ورق برگ سدرہ و طوبی
گیسوی حور ہی سواد حروف ، مردم چشم حور ہر نقطہ ، نام اوسکا ابر نیسان ہے ، ہر ورق اوسکا علم کا دریا
ہر سطر رشتہ معانی جو ہر دار ، تو کہو صدق لکھوں [illegible] نقطے جسکی ہیں گوہر شہوار ، قیمت اوسکی ہو جنت الماوی
سال تالیف میں رضا لکھا وصف خلق رسول اعلی کیا

قطعہ تاریخ تالیف نسخہ ہذا از سید ہدایت علی صاحب موصوف

نایاب کتاب کی جو تالیف نجات مصطفی ثنا خوان ، تاریخ ہوا کہ حکمت و پند ہر ایک [illegible] دل گاو رمان
کی صرف فصاحت و بلاغت ہر گز نہ ہی جس بند بجز بیان ، فقرہ فقرہ ہے [illegible] لائق مجلد جا صفت کہ شایان
تاریخ عجب لکھی ہدایت تم آفرین ای نقی علیخان